تاریخ ___/___/___

سوال نمبر

خواتین کے حقوق اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں:

دنیا میں مختلف

بڑی مذاہب آئے وہ اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی الگ خاصیت فراہم کرتے ہیں جس کی روشنی میں انسان زندگی گزارتا ہے۔ اس طرح تو بہت سے اور نظام تمدن کے ساتھ تمام انسانی ایک دور کے ساتھ زندگی گزارنے کی طرح جس کے بعد دوسرے نظام کے اصول مرتب کیے گئے۔ اسلام دین فطرت ہے اور اس میں تمام چیزوں سے بڑھ کر انسانی حقوق ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ اسلام کے مطابق کوئی اعلیٰ اور افضل ہے بلکہ ہر ایک کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ مرد و خواتین برابر کے حقوق انسانی برابر ہیں۔ کیونکہ

اے لوگو! اپنی خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے ان کو اللہ کے نام پر اپنے لیے حلال کیا۔

(خطبہ حجۃ الوداع - رسول اکرم ﷺ)

اسلام قرون وسطیٰ کے پیش نظر اور نظام کے اعتبارات سے دیکھئے کہ عورت کو اسلام نظام کے روحانی، سیاسی، سماجی، تعلیمی، وراثتی اور دیگر تمام حقوق جو ایک مرد کو اس کی ضروریات کے مطابق حاصل ہیں اسلام میں ان کے ذریعے عورت کو بھی باقی نظام کے تحت ہر ایک اور ... میں عورت کو ... ملا۔ نہیں بلکہ اس میں اسلام کی وجہ سے حاصل ہوا۔ اور اس کی وجہ سے عورت کو کسی قسم کی غرض ... نہیں ... ہوئی ... حقوق نسواں ۳-۴ بیوی اور ماں کی صورت میں اعلیٰ مرتبہ دیا گیا ہے۔

دین اسلام سے پہلے عورتوں کے حقوق کا مختصر جائزہ:

(۱)

معاشرے میں عورتوں کے حقوق سے کچھ خاص خیال نہیں تھا۔ لیکن بعث سے معاملہ

میں وہ منظم فروخت تھا۔ عورتوں کو شکوہ کا اختیار اپنی مرضی سے تھا نہیں وہاں کبھی بھی
کچھ حد تک ہی فروخت تھی۔

"بیویوں کو دنانا اہل نہیں تھا لیکن اب یہ رواج فروغ
عروج پر تھا جس سے کہیں بھی زیادہ ہوتا ہے۔ وہ تمام تر
صفاتی جو آج عرب معاشرے کا دور چونکہ رہ گئی
ہیں ان میں کسی حد تک مبالغہ آرائی بھی موجود
ہے"

(ڈاکٹر حمید اللہ خان۔ اسلام کا تعارف)

اختصاری جائزہ انسانی مذاہب میں عورت کیا تھی؟

ہندو معاشرہ میں عورت کا مقام:

ہندو معاشرہ میں ایک عجیب تذبذب موجود ہے
یہی نہیں وہ تمام تر معاملات جو قدیم جاہلی جہاں میں موجود تھے۔ آج بھی ہندو معاشرہ
میں ہر درجے عام موجود ہیں۔

"Let he die" – BBC
نے ایک ڈاکیومنٹری نشر کی جس میں آج بھی ہندوستان میں
کئی عورتوں کے حمل اس وجہ سے گرائے جاتے ہیں کہ
الٹرا ساؤنڈ میں رپورٹ بچی کی پیدائش کے متعلق ہوتی ہے۔"

چینی معاشرہ میں عورت کا مقام:

دو صدیوں پہلے تک عورتوں کے پاؤں کو
ایسے رواج جکڑ دیا جاتا تھا جس سے اشیا ہی بن جیسے ان پر تمام تر آزادیوں
کے پاؤں سکا کہ آزادیوں کو بھی طالب کر دیا جاتا تھا
چائنہ میں ایک ایسا رواج تھا جس میں عورت کے پاؤں
کو کچھ انچ سے زیادہ بڑھنے نہیں دیا جاتا تھا۔ اور اس

کو صنفی عورت کیلئے طرح طرح کی تکالیف سے عورت کو گزرنا پڑتا تھا۔

اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ:

اسلام میں عورت کا مقام

تاریخ کے ہر دور میں مختلف روایات نے عورت پر جو ظلم روا رکھا ہے۔

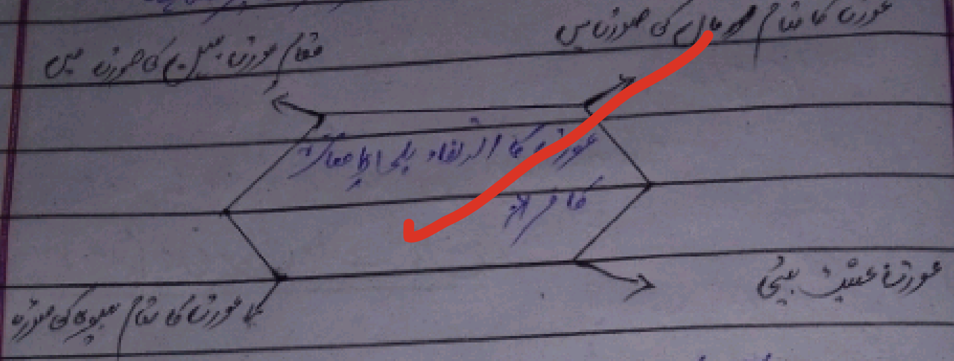

۱۵۰۰ سال پہلے اور عورت کے یہ چار روپ ہمیشہ موجود رہے ہیں لیکن ان کی قدر و منزلت مختلف ہوتی رہی ہے۔ اسلام نے تمام نے قدم ان کی فرائض کے ساتھ وابستگی کے ساتھ جوڑ دیے ہیں۔ عورت ماں ہو گی، معلم ہو گی، کار ... ہو گی، عورت، ان تمام نے عورتوں کا تحفظ فراہم کیا جاتا تھا۔

اسلام میں عورت بحیثیت ماں:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے بعد اگر کوئی دوسرا حق رکھا ہے تو وہ والدین کا ہے۔ اور اس میں عورت کا مقام جس میں ماں کی صورت موجود ہے سرفہرست کے ساتھ آیا ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان سے بھی زیادہ اپنی ماں کا۔ کیونکہ اس نے تمہیں پیٹ میں اٹھائے رکھا ضعف پر ضعف برداشت کیا۔"

(سورۃ لقمان)

try to add the arabic quranic ayats.

ایک صحابی رسولؐ تشریف لائے اور مختلف سوال کئے۔
"یا رسول اللہ! میرے والدین میں سب سے زیادہ حق کس کا
ہے؟ آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں کا۔ دوسری، اور تیسری مرتبہ
وہی سوال کیا۔ حضورؐ کا جواب "ماں" تھا۔ اور چوتھی مرتبہ "باپ"
کا تذکرہ کیا۔"

(حدیث)

"اسلام نے جنت ماں کے قدموں کے نیچے رکھ دی ہے۔"

اسلام میں عورت بحیثیت بہن:

use specific and self explanatory headings.

اسلام میں بہن کا رتبہ انتہائی
قابل عزت اور اعلیٰ درجے کا ہے۔ کیونکہ اسلام نے والدین کے بعد اس کو
ذمہ دار بیان فرمائے کی یہی تو وجہ ہوتی ہے اپنی بہنوں سے محبت کی
جب تک والدین زندہ ہیں وہ اپنی بہنوں کے نان و نفقہ
کی ذمہ دار ہیں لیکن ان کے بعد بھائیوں کا تمام تر
ذمہ داری ہے کہ وہ بہنوں کا مکمل طور پر خیال رکھیں۔
(عورت قرب اسلام - مرتبہ جمال الحسنی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضورؐ نے فرمایا
کوئی بھی شخص جس نے دو لڑکیوں کی
تمام تر ذمہ داریوں کو نبھایا اور جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں
تو ان کا اچھی جگہ پر نکاح کر دیا تو وہ شخص اور میں
محشر کے دن دو انگلیوں کی مانند اکٹھے ہوں گے (اشارتاً
اور ساتھ والی انگلی کو ملا کر حضورؐ نے فرمایا)

(الحدیث)

یہاں لڑکیوں سے مراد کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ بیٹی، بہن وغیرہ۔

تاریخ ___/___/___

عورت بحیثیت بیٹی:

اسلام سے پہلے بیٹی کا وجود منحوس تصور کیا جاتا تھا۔ کیونکہ عرب معاشرے میں اس کو اچھا تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ تو اس وجہ سے اکثر ان کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

"اور جب قیامت کے دن زندہ دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا تمہیں کیوں دفن کیا گیا"

(القرآن)

ایک مرتبہ ایک شخص حضور ﷺ کے سامنے آئے اور بیٹے کو گود میں بٹھایا اور بیٹی کو رہنے دیا۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا "کہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ پیار اور محبت کے حقدار دونوں ہیں۔ دونوں کو گود میں بٹھاؤ۔"

(الحدیث)

بیٹیوں کے معاملہ میں اکثر حضور ﷺ فرماتے

"میں محمد بھی تو بیٹیوں والا ہوں"

اسلام میں عورت بیوی کی حیثیت سے:

اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب اور تہذیبوں میں بیوی کا وہ مقام حاصل نہیں جو کہ ایک نیک جیون ساتھی کو ہونا چاہیئے۔ اس لئے اسلام نے دونوں کو الفت اور محبت کے تعلق کے ساتھ منسوب کیا ہے۔

"اور ہم نے تمہارا جوڑا بنایا اور تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔"

(القرآن)

بیوی شوہر کے لیے گھر کی برابر کی حقدار ہے۔ اور قرآن نے قرآن کو محبت

برا راز دار کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور اخلاق سے پیش آتا ہے۔ اور میں تم سب سے بہترین ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے اچھا ہوں۔

(الحدیث)

تمام تر صورتوں کے بعد اضافی حقوق:

عورت کو روحانی حق حاصل ہوا۔ جس میں مرد اور عورت دونوں انسان ہیں اور اس میں عورت کو آدم کے زمین پر بھیجنے پر کوئی غلطی نہیں تھی۔

عورت تمام گناہوں اور تباہی کی ذمہ دار تھی۔ لیکن اسلام نے تمام مرد و عورت دونوں کو اس کا برابر ذمہ دار ٹھہرایا ہو گا۔

اسلام کی روشنی میں عورت کے مختلف کردار

تعلیم کا حق عورت کو وہی ہے جو کہ مرد کو ہے۔ کیونکہ اسلام میں عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی مجتہدین میں شامل تھیں۔

عورت بغیر کسی رکاوٹ کے کاروبار کر سکتی ہے۔ اور اسلام میں حضرت خدیجہ کا کاروبار ہے۔

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments and be on 7-9 pages.

حاصل بحث:

اسلام ایک دین فطرت ہے۔ اور اس نے تمام مخلوقات میں مرد و عورت کو تخلیق کیا۔ اور عورت و مرد کی فطرت کے مطابق قانون وضع کیے۔ عورت کا جو مقام اسلام نے مرتب کیا وہ میں

محفوظ ہے۔ اور اس پر کسی قسم کا دباؤ روا نہیں۔ عورت کو
اس کا شادی میں حق ... موجود ہے۔ عورت اور ... کو
موجود ہیں۔ یہاں تک کہ ... خلع کا حق ... موجود ہے۔ ...
ہے لیکن اسلام کی طرف سے عورت کا مقام ... کی جانب سے ...
ہے۔

attempt and upload a single qs at a time for evaluation.

سوال نمبر 04

اجتہاد کی ضرورت و اہمیت و شرائط:

دینِ اسلام میں تمام تر قانون کا ماخذ قرآن و سنت کو مانا جاتا ہے۔ لیکن بسا اوقات اگر وہ دونوں ماخذ کسی دور میں حتمی نتیجہ تک نا پہنچ سکیں تو پھر تیسرا ماخذ اجتہاد ہے۔ جس کی ضرورت اور اہمیت کا جائزہ اور دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ کیونکہ اسلام کا تمام تر ادوار کے ساتھ چلنا اور جان ہر منحصر ہے کہ اسلام کے واضح کردہ اصول تمام ادوار کے ساتھ ہم آہنگی بھی رکھتے ہیں۔ ہم آہنگی کے اصول و شرائط مختلف ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہر دور جدید کے تقاضوں کو دین کو جدید ... وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے اولی الامر کی

(القرآن)

درج بالا آیات میں اولی الامر سے مراد تمام تر حکمران جو شریعت کے عین مطابق حاکم ہوں یا پھر وہ علماء حق اپنے علاقے میں ماہر ہوں تمام دینی معاملات اور مسائل کا حل ... عمومی قانون ہر صورت میں ہر کسی پر لازم ہے۔

اجتہاد کا مفہوم:

اجتہاد کا مفہوم قانون شریعت کا استنباط کرنا ہے۔ اور استنباط سے مراد تحقیق کرنا یا کوشش کرنا ہے۔

قرآن کریم میں لفظ "یستنبطونہ" استعمال ہوا ہے۔

اس لفظ کا استعمال ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کس طرح کسی بھی چیز کی ... جانچ پڑتال کر کے اس کو قابل عمل بناتا ہے۔

اجتہاد کی ضرورت و اہمیت:

اجتہاد کی ضرورت اور اہمیت

عصر حاضر کا ہی تقاضہ نہیں ہے بلکہ اسلام میں حضور ﷺ کے وقت بھی اس کی ضرورت موجود تھی۔ اس کی اہمیت صرف اور صرف اس بات پر موجود ہے کہ کس طرح عقلی استعداد کو استعمال کر کے کسی مسئلے کا حل تلاش کرنا ہے۔

غزوہ بدر کے اسیران کا فدیہ:

غزوہ بدر میں جب قیدی موجود تھے تو ان کے ساتھ کیا کیا جانا چاہیے۔ واضح قانون موجود نہ ہونے کے پیش نظر حضور ﷺ نے اجتہاد سے کام لیا۔ اور یہ طے کیا گیا کہ کچھ لوگ جزیہ دے کر آزاد ہو سکتے ہیں اور اس کے علاوہ جو پڑھے لکھے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دیں گے۔

حضور ﷺ کا حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر بنانا

حضور ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل سے چند سوالات کیے کیونکہ ان کو گورنر کی حیثیت سے مقرر کیا جا رہا تھا۔ ملاحظہ کیجئے ان سوالات کو۔

اے معاذ جب فیصلہ تمہارے پاس آئے تو تم کیا کرو گے تو حضرت
معاذ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے فیصلہ دوں گا نہیں تو حدیث
سے اگر پھر بھی حل نہ ملا تو اپنی عقل کو استعمال میں لا کر
فیصلہ دوں گا۔

حضور ﷺ یہ بات سن کر بے حد خوش ہوئے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی یا اللہ
تو کتنا عظیم ہے اپنے محبوب کی رہنمائی کرتا ہے۔

عجم میں اسلام کی ترویج بلحاظ اجتہاد:

کچھ معاملات میں جو چیز
عرب میں تھی وہ عجم میں موجود نہیں تھی اس کو کس طرح رائج کیا جائے
اس کے لئے مجتہدین اجتہاد سے کام لیا جاتا ہے

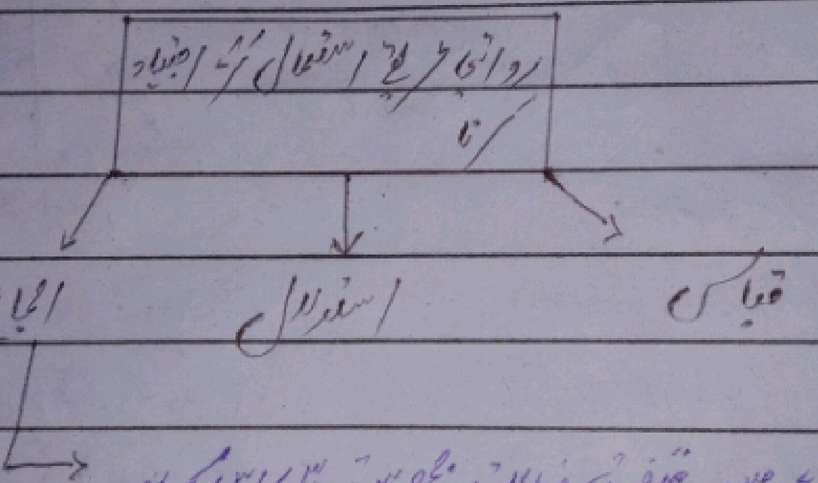

اجماع میں متفقہ خیالات جمع ہوتے ہیں اس کو بھی
کسی مسئلے پر اپنایا جاتا ہے۔ اور اجتہاد کی معروف ترین شکل ہے۔ لفظ
متفق اس وجہ سے استعمال کیا کہ وہ پہلے زیر بحث تھی لیکن جب اس
کو مان کر اجماع کا نام دیا جاتا ہے۔ علماء امت کا اجماع ہے کہ ان پر
عام طور پر فقہ میں مستعمل ہے

قیاس:

کوئی نظیر پہلے سے موجود ہو۔ اس کو بطور نمونہ استعمال

میں رہنا یا جو تقریباً تشبیہ کے زمرے میں آ جائے۔ مثلاً ایسا معاملہ حلال اور
میں ہو اور یہ معاملہ اس سے پہلے پہل بالکل مشابہ رکھتا ہے۔

زکوٰۃ کا معاملہ ہندوستان میں ایک مسئلہ بنا۔ کیونکہ زکوٰۃ میں تو جانور سے اونٹ، بکری کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں بھینس سامنے آئی اس کو اب زکوٰۃ میں شامل کرنے کیلئے قیاس کرنا پڑا کہ یہ گائے کے مانند ملتا جلتا ہے تو اس وجہ سے اس پر زکوٰۃ اس کی بھینس والی لاگو ہوگی۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جن پر اجتہاد کیا گیا۔

موجودہ دور سے کچھ مثالیں جو اجتہاد کی ضرورت پر زور دیتی ہیں

گھڑی سے وقت لینا

عرب میں گھڑی کے اندر اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن موجودہ دور میں یہ معمول ہے کہ گھڑی دیکھے بغیر کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا تو اس وجہ سے گھڑی کے ذریعے نماز کے علماء کا اجتہاد ہے کہ وقت کی ضرورت ہے۔

اذان - سپیکر پر

مولانا اشرف علی تھانوی کا اختلاف موجود ہے لیکن بعد میں اس کو رد کیا گیا۔ کیونکہ ہر شخص آبادی بڑھنے کی وجہ سے نظر اذان سپیکر پر اذان کا بروقت ضرورت مان لیا گیا۔

سیاسی معاملات میں اجتہاد:

بحث کی شرح کچھ یوں ہے

اسی لیے قرآن و حدیث دونوں کا فرض ہیں۔

قرآن کا سکون اس زور سے بیان کرتا ہے کہ اس پر تمام ادوار میں ہر انسان۔ عصری ضروریات کو پیش نظر قانون سازی کر سکتا ہے۔ جو کہ خالص اجتہاد والا ہے۔

(ڈاکٹر حمید اللہ خان - اسلام کیا ہے)

اجتہاد کے اصول و شرائط:

قرآن و حدیث کے لیے جو عربی ہے سے بڑا ماخذ ہے لہٰذا اس بات پر خاص احکامات پر کوشش کی جائے گی کہ ہر عمل خالص اسلامی روح کے مطابق ہونا چاہیے۔

مسئلے خالص شرعی اور وقت کی ضرورت ہو۔

ہر معاملے پر اجماع نہیں ہو سکتا کیونکہ اور بھی آج کے دور میں مسائل ہیں جن کو اسلام میں ڈھالنے کی کوشش ہے۔ جب تک خالص شرعی مسئلہ نہیں ہو گا تب تک اجتہاد نہیں ہو گا

اجتہاد دو اصولوں پر ہوتا ہے۔

- خالص علم و عقل کو زیر بحث لا کر کسی معاملے کے حل تک پہنچا جاتا ہے۔
- ماضی کی روایات کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

فاسق مجتہدین میں شامل نہیں ہو سکتا۔

- حنفی فقہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہر حال میں باعمل کا مطالبہ رکھتے ہیں
- شافعی اور مالکی ہیں کچھ گنجائش دی۔ ایک معاملے پر جائز ہیں۔

باعلم اور عصر حاضر کے مسائل سے بھی آگاہ ہو۔

کوئی بھی عام شخص مجتہد کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایسا ممکن نہیں ہے۔

امام مالکؒ — امام شافعیؒ
امام ابو حنیفہؒ — امام احمد بن حنبلؒ
امام جعفر صادقؒ

(اپنے دور کے بڑے مجتہدین ہیں۔)

(۲) تشریع فقہ میں مستقل طور پر استعمال ہونے

مجتہدین کی تعداد

حضور ﷺ کے دور میں حضور ﷺ خود اجتہاد کرتے تھے لیکن مشورے کی حد تک بڑے صحابہ۔ جب تمام تر معاملات بڑھ گئے تو حضور ﷺ نے مختلف صحابہ کو حکم دیا اور اجازت دی کہ وہ اجتہاد کریں جن میں یہ ہیں

حضرت عمر فاروقؓ — حضرت عثمان بن عفانؓ — حضرت علیؓ
حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ — حضرت ابی ابن کعبؓ — حضرت معاذ بنؓ

بالترتیب مشاہیر شامل ہیں۔

حاصل بحث:

اجتہاد دین اسلام کو جمود سے بچانے کا واحد ذریعہ ہے۔ اور اسلام کسی طرح بھی ان سے گا جو عصر حاضر کے مسائل کو اجتہاد کے ذریعہ راہنمائی مہیا کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا علما میری امت کے امین ہیں۔ یہ حدیث مکمل طور پر اجتہاد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس طرح ہر دور کے لوگ اکابر پر اکتفا کرتے ہیں۔ قبول کرنے میں ان کو فوقیت ہے انکار بھی نہیں کر سکتا۔ البتہ اندھی تقلید غلطی کا عمل ہے۔ امام مالک، امام حنیفہ اور امام ابو یوسف نے اپنے آپ کو محدود کیا تمام انسانوں سے تقلید کا ہر معاملے میں تحقیق کا حکم دیا۔ کہ خطا انسانی زندگی کا خاصہ ہے جس سے بچنا چاہیے۔ کہ ہم سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔